اوراس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جن نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا

وَبَيْتٍ فِي اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ.“

اورایک گھر کا بلندترین جنت میں البتہ جو اچھاہو اپنے اخلاق میں

اوراس شخص کے لیے جنت کے بلندترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہوا“۔(الصحيحة:273)

حسن اخلاق کی نبوی مثالیں

(2410). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ:

2410۔(روایت ہے) عبداللہ بن ابوبکرؓ سے وہ ایک آدمی سے عرب میں سے انہوں نے کہا

عبداللہ بن ابوبکرؓ، ایک عربی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

زَحَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَفِي رِجْلَيَّ نَعْلٌ كَثِيفَةٌ

میں ٹکرا گیا رسول اللہ ﷺ سے یوم حنین کو اورمیرے پاؤں میں جوتا تھا بھاری

حنین والے دن میں رسول اللہ ﷺ سے ٹکرا گیا اورمیرے پاؤں کوئی بھاری جوتا تھا،

فَوَطِئْتُ عَلَى رِجْلِ رَسُولِ اللهِ فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ

تو میں نے روندد یا پاؤں رسول اللہ کا تو آپ نے مجھے چونکادیا چونکانا کوڑے سے

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کا پاؤں روندد یا۔آپ ﷺ کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ ﷺ نے اُس کے ساتھ مجھے چونکادیا،

فِي يَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ. أَوْجَعْتَنِي قَالَ: فَبِتُّ

ان کے ہاتھ میں تھا اورفرمایا: بسم اللہ تونے مجھے تکلیف دی انہوں نے کہا: تو میں نے رات گذاری

اورفرمایا”بسم اللہ،تونے مجھے تکلیف دی“۔اُس نے کہا میں نے اپنے نفس کوملامت کرتے ہوئے رات گزاری،

لِنَفْسِیْ	لَائِمًا	أَقُوْلُ:	أَوْجَعْتُ	رَسُوْلَ اللهِ
اپنے نفس کے لئے	ملامت کرتے ہوئے	میں کہتا ہوں:	میں نے تکلیف دی	رسول اللہ کو

اور میں یہی کہتا رہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔

فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ	كَمَا	يَعْلَمُ	اللهُ،	فَلَمَّا	أَصْبَحْنَا	اِذَا رَجُلٌ
تو میں نے گزاری رات	جیسا کہ	جانتا ہے	اللہ تعالیٰ	پھر جب	صبح کی ہم نے	تب ایک آدمی

اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے (بڑی بے چینی سے) رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو ایک آدمی کہہ رہا تھا:

يَقُوْلُ:	أَيْنَ فُلَانٌ؟	قَالَ:	قُلْتُ:	هٰذَا وَاللهِ	الَّذِیْ كَانَ
کہہ رہا تھا:	کہاں ہے فلاں؟	اس نے کہا:	میں نے کہا:	یہ قسم ہے اللہ	اسی کے بارے میں ہے

فلاں شخص کہاں ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! (یہ اعلان) اسی چیز کے بارے میں ہے جو کل مجھ سے (سرزد) ہوئی تھی۔

مِنِّی	بِالأَمْسِ قَالَ:	فَانْطَلَقْتُ	وَأَنَا	مُتَخَوِّفٌ،	فَقَالَ لِی
جو ہوا مجھ سے	کل اس نے کہا:	پھر میں چل پڑا	اور میں	سہما ہوا تھا	تو کہا میرے لیے

میں چل تو پڑا لیکن سہما ہوا تھا۔ (جب ملاقات ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	'اِنَّکَ	وَطِئْتَ	بِنَعْلِکَ	عَلَی رِجْلِیْ	بِالأَمْسِ
رسول اللہ نے ﷺ	: یقیناً تو نے	تو نے روندا تھا	اپنے جوتے سے	میرے پاؤں کو	کل شام

''تو نے کل اپنے جوتے سے میرا پاؤں روندا تھا اور مجھے تکلیف دی تھی،

فَأَوْجَعْتَنِیْ،	فَنَفَحْتُکَ	بِالسَّوْطِ،	فَهَذِهِ	ثَمَانُوْنَ	نَعْجَةً
تو مجھے تکلیف دی	تو میں نے چونکا دیا تھا تجھے	کوڑے سے	تو یہ	اسّی	دنبیاں ہیں

اور میں نے پھر کوڑے کے ساتھ تجھے چونکا دیا تھا (لو) یہ اسی (80) دنبیاں،

فَخُذْهَا بِهَا".
تو لے لو ان کو اس کے بدلے
اُس کوڑے کے عوض لے لو"۔(الصحيحة:3043)
درجہ بہ درجہ قرابتداروں سے حسن سلوک کا حکم
(2411). عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ الْكِنْدِىِّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ:
2411۔(روایت ہے) مقدام بن معدی کرب الکندی سے وہ نبی ﷺ سے انہوں نے کہا:
حضرت مقدام بن معدی کرب کندیؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"اِنَّ اللهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ
یقیناً اللہ تعالیٰ وصیت کرتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے متعلق نصیحت کرتا ہے،
بِآبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ
تمہارے باپوں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں زیادہ قریبی رشتہ دار
پھر تمہیں تمہارے باپوں کے متعلق نصیحت کرتا ہے
فَالْأَقْرَبِ.
پھر قریبی رشتہ داروں (کے بارے میں)
پھر درجہ بہ درجہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ (حسن سلوک کرنے کی) نصیحت کرتا ہے"۔(الصحيحة:1666)

تقوی اور حسن اخلاق کا فائدہ اور زبان اور شرمگاہ کا وبال

(2412) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ

(روایت ہے) ابو ہریرہ سے فرمایا: سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اُس کے بارے میں کثرت سے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی چیز بکثرت لوگوں کو جنت میں داخل کرے

مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ ؟ فَقَالَ: ”تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ،

جو داخل کرے گی لوگوں کو جنت میں تو فرمایا: ڈر اللہ کا اور حُسن اخلاق

گی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا ڈر اور حسن خلق،

وَاَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ“.

اور سب سے زیادہ جو داخل کرے گی لوگوں کو آگ میں منہ اور شرم گاہ۔

اور جو چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی وہ منہ اور شرم گاہ ہے“۔(الصحيحة:977)

بدخلقی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے

(2413). عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ”اِنَّ

2413۔(روایت ہے) سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یقیناً

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ

اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَرِيْمٌ، يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الاَخْلَاقِ، وَيُبْغِضُ

اللہ عزوجل مہربان ہے وہ پسند کرتا ہے مہربانی کو اور بلند اخلاق کو اور نفرت کرتا ہے

اللہ تعالیٰ مہربان ہے، مہربانی اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے

سَفُسَافَهَا“.
ردی اخلاق سے
اور ردّی اخلاق سے نفرت کرتا ہے“۔(الصحيحة:1378)
غیظ وغضب سے اجتناب کرنے کی نصیحت
(2414). عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
2414۔(روایت ہے) ایک آدمی سے اصحاب نبی ﷺ میں سے یقیناً ایک آدمی نے کہا
ایک صحابی رسول ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا:
لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ، وَلَا تُكْثِرْ
نبی ﷺ کے لیے خبر دیجیے مجھے چند کاموں کی میں زندگی میں اپنالوں ان کو اور نہ زیادہ ہوں
میرے لیے ایسے امور کی نشاندہی کریں، جن کو میں اپنی زندگی میں اپنالوں اور زیادہ (امور) بیان نہ کریں
عَلَيَّ فَأَنْسَى، قَالَ ”اِجْتَنِبِ الْغَضَبَ“ ثُمَّ أَعَادَ
مجھ پر کیونکہ میں بھول جاتا ہوں فرمایا پرہیز کرو غصے سے پھر دوبارہ (سوال) کیا
کیونکہ میں بھول جاتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: غیظ وغضب سے پرہیز کر“۔
عَلَيْهِ، فَقَالَ: ”اِجْتَنِبِ الْغَضَبَ“.
ان سے تو فرمایا: پرہیز کرو غصے سے۔
اس شخص نے پھر وہی سوال کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”(بس) تو غصے سے (ہی) اجتناب کر“۔ (الصحيحة:884)

مذموم غصے کا علاج

(2415). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: "اِذَا غَضِبَ الرَّجُلُ، فَقَالَ:

2415۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے مرفوع: جب غصہ آئے آدمی کو تو کہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کو غصہ آجائے،

أَعُوْذُ بِاللهِ، سَكَنَ غَضَبُهُ".

اعوذ باللہ ختم ہوجائے گا غصہ اس کا

تو وہ اعوذ باللہ کہے اس سے اُس کا غصہ ختم ہوجائے گا"۔(الصحيحة:1376)

پہلوان کون؟

(2416). عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يَرْفَعُوْنَ

2416۔(روایت ہے) انسؓ سے یقیناً نبی ﷺ گزرے لوگوں پر وہ اٹھا رہے تھے

حضرت انسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے،

حَجَراً، فَقَالَ: "مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالُوْا يَرْفَعُوْنَ حَجَرًا

پتھر تو پوچھا: کیا کر رہے ہیں یہ لوگ؟ تو انہوں نے کہا اُٹھا رہے ہیں پتھر

آپ ﷺ نے پوچھا "یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟" لوگوں نے کہا یہ پتھر اٹھا رہے ہیں۔ان کی مراد لوگوں کی مضبوطی (اور طاقت)

يُرِيْدُوْنَ الشِّدَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَفَلَا أَدُلُّكُمْ

وہ مراد رکھتے تھے مضبوطی (بیان کرنے) کی تو فرمایا نبی ﷺ نے: تو کیا میں راہنمائی کروں تمہاری

بیان کرنا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی

عَلٰى مَا هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ؟" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا "الَّذِي

اوپر اس کے جو وہ زیادہ مضبوط ہے اس سے یا ایک بات اسی طرح کی وہ شخص

زیادہ مضبوط ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہے"۔

يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ مَرَّ

وہ قابو پاتا ہے اپنے نفس پر وقت غصّے کے اور ایک روایت میں ہے: یقیناً نبی ﷺ گزرے

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو کشتی کر رہے تھے،

بِقَوْمٍ يَصْطَرِعُوْنَ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا؟" قَالُوْا:

لوگوں کے پاس سے وہ کشتی کر رہے تھے تو فرمایا: کیا ہے یہ؟ انہوں نے کہا:

آپ ﷺ نے پوچھا "یہ کیا ہے" لوگوں نے کہا یہ فلاں پہلوان ہے،

يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ هٰذَا فُلَانٌ الصَّرِيْعُ، مَا يُصَارِعُ أَحَداً إِلَّا

اے اللہ کے رسول! ﷺ یہ فلاں پہلوان ہے جو پچھاڑ دیتا ہے ہر ایک کو مگر

جو کشتی میں ہر ایک کو پچھاڑ دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتاؤں

صَرَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

پچھاڑنا اس کا تو فرمایا رسول اللہ نے ﷺ کیا نہ میں راہنمائی کروں تمہاری اوپر اس کے جو

جو اس سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔

هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ؟ رَجُلٌ ظَلَمَهُ رَجُلٌ، فَكَظَمَ

وہ زیادہ طاقت ور ہے اس سے وہ شخص زیادتی کی ہو اس پر ایک آدمی نے پھر وہ پی لے

یہ وہ آدمی ہے جس پر کسی شخص نے زیادتی کی ہو لیکن وہ اپنا غصہ پی گیا ہو اور اس طرح

غَيْظَهُ،	فَغَلَبَهُ،	وَغَلَبَ	شَيْطَانَهُ،	وَغَلَبَ
غصّہ اپنا	تو غالب آجائے اس پر	اور غالب آجائے	اپنے شیطان پر	اور غالب آئے

(ظالم) پر اپنے شیطان پر اور اپنے مقابل کے شیطان پر غالب آ گیا ہو'

شَيْطَانَ	صَاحِبِهِ".	
شیطان پر	اپنے ساتھی کے	

'یعنی اُس نے تینوں کو پچھاڑ دیا۔ (الصحيحة:3295)

(2417). عَنْ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	قَالَ	قَالَ	رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
2417۔روایت ہے	عبداللہ ابن مسعودؓ سے	انہوں نے کہا	فرمایا	رسول اللہ نے ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مابین کس کو رقوب یعنی لاولد شمار کرتے ہو؟'

"مَاتَعُدُّونَ	الرَّقُوبَ	فِيكُمْ؟"	قَالَ:	قُلْنَا: الَّذِى
کس کو تم شمار کرتے ہو	رقوب (لاولد)	اپنے درمیان	انہوں نے کہا:	کہا ہم نے وہ شخص

'صحابہ نے کہا: جس کی اولاد نہیں ہوتی۔

لَايُولَدُ	لَهُ	قَالَ:	"لَيْسَ	ذَاكَ	بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ
نہیں اولاد ہوئی	اس کے لیے	آپ نے فرمایا:	نہیں	یہ	لاولد ہے لیکن

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے آدمی کو رقوب نہیں کہتے،

الرَّجُلُ	الَّذِى	لَمْ	يُقَدِّمْ	مِنْ وَلَدِهِ	شَيْئًا" قَالَ: "فَمَا تَعُدُّونَ
وہ شخص	جو	نہ	آگے بھیجے	اپنی اولاد میں سے	کچھ بھی انہوں نے کہا: پھر کس کو تم شمار کرتے

بلکہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنی اولاد میں سے (کوئی بچہ) آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو)''

الصُّرَعَة فِيكُمْ قَالَ: قُلْنَا: الَّذِى لَايَصْرَعُهُ الرِّجَالُ،

ہو پہلوان اپنے درمیان انہوں نے کہا: کہا ہم نے: وہ شخص نہ پچھاڑ سکے اس کو کوئی آدمی

پھر فرمایا: تم کس کو زبردست پہلوان شمار کرتے ہو؟'' صحابہ نے کہا جیسے کوئی آدمی پچھاڑ نہ سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شخص

قَالَ: ''لَيْسَ بِذَلِكَ، وَلَكِنَّهُ الَّذِى يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ''.

فرمایا: نہیں وہ شخص لیکن وہ جو قابو پالیتا ہے اپنے نفس پر وقت غصے کے

تو پہلوان نہیں ہوتا، بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے''۔ (الصحيحة:3406)

اگر کسی سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو دونوں کا انداز کیا ہونا چاہیے؟

(2418). عَنْ رَبِيعَةَ الأَسْلَمِيَّ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ، ﷺ

2418۔ روایت ہے ربیعہ الاسلمیؓ انہوں نے کہا: میں تھا خدمت کرتا رسول اللہ کی ﷺ

حضرت ربیعہ اسلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا،

فَأَعْطَانِىْ أَرْضًا وَأَعْطٰى أَبَابَكْرٍ أَرْضًا، وَجَاءَتِ الدُّنْيَا

تو آپ نے عطا کی مجھے زمین اور دی ابوبکرؓ کو زمین اور غالب آ گئی دنیا

آپ ﷺ نے مجھے زمین دی اور ابوبکرؓ کو بھی زمین دی۔ ہم پر دنیا غالب آ گئی،

فَاخْتَلَفْنَا فِىْ عَذْقٍ نَخْلَةٍ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هِىَ فِىْ حَدِّ

تو اختلاف کیا ہم نے ایک درخت میں کھجور کے تو کہا ابوبکرؓ نے یہ حد میں ہے

کھجور کے ایک درخت کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہو گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا: یہ میری زمین کی حد میں ہے۔

أَرْضِی!	وَقُلْتُ	أَنَا	هِیَ	فِیْ حَدِّیْ!	وَکَانَ	بَیْنِیْ	وَبَیْنَ
میری زمین کی	اور میں نے کہا	میں	یہ	میری حد میں ہے	اور ہوئی	درمیان میرے	اور درمیان

میں نے کہا یہ میری حد میں ہے۔ میرے اور ابوبکرؓ کے درمیان

أَبِیْ بَکْرٍ	کَلَامٌ،	فَقَالَ	لِیْ	أَبُوْبَکْرٍ	کَلِمَةً	کَرِهْتُهَا	
ابوبکرؓ کے	سخت کلامی	تو کہا	میرے لیے	ابوبکرؓ نے	کلمہ	ناپسند کیا میں نے اس کو	

سخت کلامی ہوئی، تو ابوبکرؓ نے ایسا کلمہ کہا جس کو میں نے ناپسند کیا

وَنَدِمَ	فَقَالَ	لِیْ:	یَارَبِیْعَةُ!	رُدَّ	عَلَیَّ	مِثْلَهَا	
اور شرمندہ ہوئے وہ	تو کہا	میرے لیے	اے ربیعہ	لوٹاؤ	مجھ پر	اسی طرح کا (کلمہ)	

اور وہ خود بھی شرمندہ ہوئے۔ (بالآخر) انہوں نے مجھے کہا: اے ربیعہؓ! مجھے یہی کلمہ کہو،

حَتّٰی	یَکُوْنَ	قِصَاصاً	قُلْتُ:	لَاأَفْعَلُ،	فَقَالَ	أَبُوْبَکْرٍ:	
یہاں تک کہ	ہوجائے	بدلہ	میں نے کہا	نہ میں کروں گا	تو کہا	ابوبکرؓ نے:	

تا کہ بدلہ ہوجائے۔ لیکن میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ ابوبکرؓ نے کہا:

لَتَقُوْلَنَّ	أَوْ	لَاسْتَعْدِیَنَ	عَلَیْکَ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ	قُلْتُ:	مَا	
البتہ تم ضرور کہو	یا	میں ضرور فریاد کروں گا	تجھ پر	رسول اللہ سے ﷺ	میں نے کہا	نہیں	

تجھے ضرور کہنا پڑے گا، ورنہ میں رسول اللہ ﷺ سے فریاد کروں گا۔

أَنَا	بِفَاعِلٍ	قَالَ:	وَرَفَضَ	الْأَرْضَ	فَانْطَلَقَ	أَبُوْبَکْرٍ	اِلَی
میں	کرنے والا	انہوں نے کہا	اور چھوڑ دی	زمین	تو چلے	ابوبکرؓ	طرف

میں نے کہا میں ایسا (جملہ) نہیں کہوں گا۔ ربیعہ کہتے ہیں: ابوبکر زمین چھوڑ کر نبی ﷺ کی طرف چل دیے۔

النَّبِيِّ ﷺ ،	فَانْطَلَقْتُ	أَتْلُوْهُ	فَجَاءَ	أُنَاسٌ	مِنْ أَسْلَمَ	فَقَالُوْا:
نبی ﷺ کے	تو میں چلا	میں نے پیچھا کیا ان کا	تو آئے	لوگ	اسلم سے	تو انہوں نے کہا:

میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ بنو اسلم قبیلہ کے چند لوگ آئے اور انہوں نے کہا:

رَحِمَ اللّٰهُ	أَبَابَكْرٍ	فِيْ أَيِّ شَيْءٍ	يَسْتَعْدِيْ	عَلَيْكَ
رحم کرے اللہ	ابوبکرؓ پر	کس چیز کے بارے میں	وہ فریاد کریں گے	تیرے اوپر (خلاف)

اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے، بھلا وہ رسول اللہ ﷺ سے کس چیز کے متعلق تیرے خلاف فریاد کریں گے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ،	وَهُوَالَّذِيْ	قَالَ	لَكَ	مَا	قَالَ ؟
رسول اللہ ﷺ سے	اور وہ جو	انہوں نے کہا	آپ کے لیے	جو	انہوں نے کہا تھا

حالانکہ انہوں نے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکے۔

فَقُلْتُ:	أَتَدْرُوْنَ	مَنْ	هٰذَا؟	هٰذَا	أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ،	وَهُوَ
تو میں نے کہا:	کیا تم جانتے ہو	کون ہے	یہ؟	یہ	ابوبکر صدیقؓ ہیں	اور وہ

میں نے کہا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں،

(ثَانِيَ اثْنَيْنَ)	وَهُوَذُوْ شَيْبَةٍ	الْمُسْلِمِيْنَ،	فَإِيَّاكُمْ
(ثانیا ثنین) دوسرے تھے دو میں سے	وہ بزرگ ہیں	مسلمانوں کے	پس تم بچو

(غار ثور) کے دونوں میں سے دوسرے وہ تھے، اور وہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں۔ پس تم بچو (کہیں ایسا نہ ہو)

يَلْتَفِتُ	فَيَرَاكُمْ	تَنْصُرُوْنِّيْ	عَلَيْهِ	فَيَغْضَبَ،
جھانکنے (مداخلت کرنے) سے	کہ وہ دیکھیں تمہیں	تم مدد کرتے ہو میری	اُن پر	تو وہ غصّے ہو جائیں

کہ وہ تم کو اپنے خلاف میری مدد کرتے ہوئے دیکھ کر غصے ہو جائیں

فَيَأتِيَ	رَسُوْلَ اللهِ	فَيَغْضَب	لِغَضَبِهِ،	فَيَغْضَبَ
پھر وہ آئیں	رسول اللہ (کے پاس)	پھر ناراض ہو جائیں	ان کے غصّے کی وجہ سے	تو ناراض ہو جائے

اور پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے

اللهُ	لِغَضَبِهِمَا،	فَيَهْلَكَ	رَبِيْعَةُ:	قَالُوْا:	فَمَا
اللہ تعالیٰ	ان دونوں کے غصّے سے	تو ہلاک ہو جائے	ربیعہ	انہوں نے کہا:	تو کیا:

اور ربیعہ ہلاک ہو جائے۔ انہوں نے کہا:

تَأمُرُنَا؟	قَالَ:	ارْجِعُوْا	فَانْطَلَقَ	أَبُوْبَكْرٍ	اِلَى
تم حکم دیتے ہو ہمیں	انہوں نے کہا	چلے جاؤ	تو چلے	ابوبکر	طرف

تو (پھر ایسے میں) تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا تم چلے جاؤ۔ ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	وَتَبِعْتُهُ	وَحْدِيْ	وَجَعَلْتُ	أَتْلُوْهُ	حَتّٰى
رسول اللہ ﷺ کے	اور میں پیچھے چلا اُن کے	اکیلا	اور میں نے کیا	پیچھا کیا ان کا	یہاں تک کہ

اور میں بھی اکیلا ہی ان کے پیچھے چل پڑا۔

أَتَى	النَّبِيِّ ﷺ	فَحَدَّثَهُ	الْحَدِيْثَ	كَمَا	كَانَ	فَرَفَعَ
آئے	نبی ﷺ کے پاس	تو بیان کر دی اُنکو	بات	جیسا کہ	تھی	تو اُٹھایا (نبی ﷺ نے)

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور جیسی بات تھی بیان کر دی۔

اِلَيَّ	رَأسَهُ	فَقَالَ: "يَارَبِيْعَةُ!	مَالَكَ	وَلِلصِّدِّيْقِ؟"	قُلْتُ:
میری طرف	سر اپنا	پھر کہا:	اے ربیعہ! کیا ہے تیرے لیے	اور صدیق کے لیے	میں نے کہا:

آپ ﷺ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور فرمایا: "اے ربیعہ تیرے اور صدیق کے مابین کیا معاملہ ہے؟"

يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! كَانَ كَذَا وَكَانَ كَذَا، فَقَالَ لِيْ كَلِمَةً
اے اللہ کے رسول ﷺ (معاملہ) تھا ایسا اور تھا ایسا تو کہا میرے لیے ایک کلمہ
میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! معاملہ تو ایسے ایسے تھا۔ ابوبکرؓ نے مجھے ایسا کلمہ کہا،
كَرِهْتُهَا، فَقَالَ لِيْ: قُلْ كَمَا قُلْتُ لَكَ
میں نے ناپسند کیا اس کو پھر انہوں نے کہا میرے لیے: کہہ دو جیسا کہ میں نے کہا تیرے لیے
جس کو میں نے ناپسند کیا، پھر انہوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ میں بھی ان کو وہی بات کہہ دوں
حَتّٰى يَكُوْنَ قِصَاصًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ”أَجَلْ فَلَا
یہاں تک کہ ہوجائے بدلہ پھر انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ٹھیک ہے تو نہیں
تاکہ لے پلے ہوجائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے تم نے اب (قصاصًا) وہ بات دہرائی نہیں ہے،
تَرُدَّ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ قُلْ: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَاأَبَابَكْرٍ!
دہرائی تو نے ان پر لیکن کہہ دو: معاف کرے تجھے اللہ آپ کے لیے اے ابوبکرؓ!
بلکہ یہ کہنا ہے کہ اے ابوبکرؓ! اللہ تجھے معاف کردے۔ اے ابوبکرؓ ! اللہ تجھے معاف کردے“
غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَابَكْرٍ“ قَالَ: فَوَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ رَحِمَهُ
معاف کرے تجھے اللہ تیرے لیے اے ابوبکر انہوں نے کہا: تو چلے ابوبکر رحم کرے ان پر
جب حضرت ابوبکرؓ وہاں سے چلے
اللهُ وَهُوَ يَبْكِيْ.
اللہ اور وہ رو رہے تھے
تو وہ رو رہے تھے۔ (الصحيحة:3258)

خاموشی بہترین عمل ہے

(2419). عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَاذَرٍّ ،

2419۔(روایت ہے) انسؓ سے انہوں نے کہا ملے رسول اللہ ﷺ ابوذرؓ سے

حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوذرؓ سے ملے اور فرمایا:

فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا

تو انہوں نے کہا: اے ابوذرؓ! کیا نہ میں راہ نمائی کروں تیری اوپر دو خوبیوں کے وہ دونوں

"اے ابوذرؓ! کیا میں تجھے دو خوبیوں سے آگاہ نہ کردوں جن کی ادائیگی آسان ہے،

أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟"

آسان ہیں اوپر پشت کے اور زیادہ بھاری ہیں میزان میں اپنے علاوہ سے؟

لیکن وہ ترازو میں دیگر تمام نیکیوں سے بھاری ہوں گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ!

قَالَ: بَلٰى يَارَسُولَ اللهِ ! ﷺ قَالَ: "عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ،

انہوں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! ﷺ فرمایا: تجھ پر لازم ہے حسن اخلاق

آپ ﷺ نے فرمایا: تو حسنِ خلق اور طویل خاموشی کو لازم پکڑ۔

وَطُوْلِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا

اور طویل خاموشی پس قسم ہے اس ذات کی میری جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا".

عمل کیا مخلوقات میں سے ان دونوں کی مثل

مخلوقات نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو (ان دونیکیوں کے) برابر ہو"۔(الصحيحة:1938)

حفاظت زبان کی تلقین اور اس کے وبال کا تذکرہ

(2420). عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا:"اِحْفَظْ لِسَانَکَ، ثَکِلَتْکَ أُمُّکَ

2420۔(روایت ہے) حسنؒ سے مرسلاً: حفاظت کرو اپنی زبان کی گم پائے تجھے تیری ماں

حسنؒ سے مرسلاً مروی ہے: اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے تو اپنی زبان کی حفاظت کیا کر،

مُعَاذُ! فَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا أَلْسِنَتُهُمْ".

اے معاذ تو کیا پھینکا جائے گا لوگوں کو اوپر ان کے چہروں کے سوائے ان کی زبانوں کے

کیونکہ لوگوں کو جہنم میں ان کی زبانوں کی وجہ سے ہی پھینکا جائے گا"۔(الصحيحة:1122)

(2420م). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:"اَلْمَمْلُوْكُ اَخُوْكَ، فَاِذَا صَنَعَ

2420۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے مرفوع: غلام تیرا بھائی ہے تو جب بنائے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غلام تمہارا بھائی ہے، پس وہ تیرے لیے کھانا بنائے

لَکَ طَعَامًا فَاَجْلِسْهُ مَعَکَ، فَاِنِ اَبٰى فَاَطْعِمْهُ، وَلَا

تیرے لیے کھانا تو بٹھالے اس کو اپنے ساتھ تو اگر انکار کرے تو کھلا دے اس کو اور نہ

تو اسے اپنے پاس بٹھالے (تاکہ وہ بھی کھالے)، اگر وہ انکار کردے تو اسے کھانا کھلا دیا کر،

تَضْرِبُوْا وُجُوْهَهُمْ"

تم مارو ان کے چہروں پر

اوران کے چہروں پر نہ مارا کرو‘‘۔(الصحیحة:1285).

غلاموں اور خادموں کے حقوق

(2421). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:’’اِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ

2421۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: جب آئے تم میں سے ایک کا خادم اس کا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’جب تم میں سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا لائے،

بِطَعَامٍ قَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَمَشَقَّتَهُ وَمُؤْنَتَهُ فَلْيُجْلِسْهُ

کھانے کو تحقیق برداشت کی حرارت اس کی اور مشقت اسکی اور محنت اسکی تو چاہیے کہ بٹھالے اس کو

چونکہ وہی کھانے کی حرارت اور محنت ومشقت برداشت کرتا ہے،اس لیے (مالک کو) چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھالے،

مَعَهُ، فَاِنْ أَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً فِيْ يَدِهِ‘‘.

اپنے ساتھ پھر اگر انکار کرے تو چاہیے کہ ہاتھ میں تھمادے کھانا اس کے ہاتھ میں

اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرے تو اسے اس کے ہاتھ میں کھانا تھمادے‘‘۔(الصحیحة:1285)

(2422). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا:’’اِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ

2422۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے مرفوع: جب لائے خادم تم میں کسی ایک کا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’جب تم میں سے کسی کا خادم اس کا کھانا لائے،تو چونکہ

بِطَعَامِهِ قَدْ كَفَاهُ حَرَّهُ وَعَمَلَهُ، فَاِنْ لَمْ يُقْعِدْهُ

اس کے کھانے کو تحقیق برداشت کی ہوتی ہے گرمی اس کی اور محنت اس کی تو اگر نہ وہ بٹھائے اسکو

اس (کھانا پکانے) حرارت اور (مزید) محنت ومشقت برداشت کی ہوتی ہے، (اس لیے مالک کو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھالے

مَعَهُ لِيَأْكُلَ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً مِنْ طَعَامِهِ".

ساتھ اپنے تاکہ وہ کھائے تو چاہیے کہ تھمادے اس کو کھانا اپنے کھانے سے

تاکہ وہ بھی کھانا تناول کرسکے) اگر وہ اسے کھانے کے لیے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہے تو اسے کچھ کھانا تھمادیا کرے، (الصحيحة:1043)

(2423). عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

2423۔ (روایت ہے) یزید بن جاریہؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا نبی ﷺ نے

حضرت یزید بن جاریہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "أَرِقَّاءَ كُمْ، أَرِقَّائَكُمْ، أَرِقَّاءَ كُمْ، أَطْعِمُوْهُم مِمَّا

حجۃ الوداع میں تمہارے غلام تمہارے غلام تمہارے غلام کھلاؤ ان کو اس میں سے جو

''اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، اپنے غلاموں کا خیال رکھنا، جیسا خود کھاتے ہو ویسا اُن کو بھی

تَأْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، فَإِنْ جَاءُوْا بِذَنْبٍ لَا تُرِيْدُوْنَ

تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو اس میں سے تم پہنتے ہو جو پھر اگر لائیں گناہ نہیں تم چاہتے

کھلاؤ۔ جیسا خود پہنتے ہو ویسا اُن کو بھی پہناؤ۔ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کر بیٹھیں جو تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو اللہ کے ان بندوں کو بیچ

أَنْ تَغْفِرُوْهُ، فَبِيْعُوْا عِبَادَ اللهِ وَلَا تُعَذِّبُوْهُمْ".

یہ کہ تم معاف کروان کو تو بیچ دو بندوں کو اللہ کے اور نہ تم عذاب دوان کو۔

دو اور اُن کو عذاب نہ دو۔ (الصحيحة:740)

(2424). عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جَلِيْدِ الْحَجَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ

2424۔(روایت ہے) عباس بن جلید حجریؓ سے انہوں نے کہا میں نے سنا

عباس بن جلید حجریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍ وَيَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اور وہ کہتے تھے: آیا ایک آدمی طرف نبی ﷺ کے تو کہا

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

يَارَسُوْلَ اللهِ! ﷺ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ

اے اللہ کے رسول! ﷺ کتنی دفعہ ہم معاف کریں خادم کو پھر خاموش رہے پھر لوٹایا اس نے

اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کتنی دفعہ خادم سے درگزر کریں۔آپ ﷺ خاموش رہے

عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، قَالَ: "اُعْفُوْا

آپ پر کلام تو خاموش رہے پھر جب تھا تیسری بار میں فرمایا: درگزر کرو

جب اس نے تیسری مرتبہ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً".

اس سے ہر دن میں 70 ستر بار

"روزانہ ستر بار درگزر کیا کرو"۔(الصحيحة:488)

محبّ کا محبوب کو اپنی محبت کی خبر دینا

(2425). عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مَرْفُوْعًا (مُرْسَلاً): "اِذَا أَحَبَّ

2425۔(روایت ہے) علی بن حسینؒ سے مرفوعاً مرسل : جب محبت کرے

علی بن حسینؒ سے مرسل روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہو۔

أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فِي اللهِ فَلْيُبَيِّنْ لَهُ

تم میں سے ایک اپنے بھائی سے اللہ کے لیے تو چاہیے کہ وہ واضح کردے اس کے لیے

تو وہ اس پر واضح کردے، کیوں کہ یہ وضاحت الفت میں بہتری

فَإِنَّهُ خَيْرٌ فِي الْاُلْفَةِ، وَأَبْقٰى فِي الْمَوَدَّةِ".

پھر یقیناً وہ بہتر ہے الفت میں اور زیادہ باقی رکھنے والی محبت میں۔

اور محبت کو تادیر رکھنے والی ہے''۔(الصحيحة:1199)

(2426). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ

2426۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا: گزرا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا

وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي

اوران کے پاس لوگ تھے تو کہا ایک آدمی نے اس میں سے جوان کے پاس یقیناً میں

جبکہ آپ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے گزرنے والے آدمی کے بارے

لَأُحِبُّ	هَذَا	لِلّٰهِ	فَقَالَ	النَّبِي ﷺ :	”أَعْلَمْتَهُ؟“
البتہ میں محبت کرتا ہوں	اس سے	اللہ کے لیے	تو فرمایا	نبی نے ﷺ	کیا بتا دیا ہے تو نے اس کو

میں کہا میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ”کیا تو نے اس کو بتلایا ہے؟“ اُس نے کہا

قَالَ:	لَا.	قَالَ:	”فَقُمْ	اِلَيْهِ	فَأَعْلِمْهُ“ فَقَامَ
اس نے کہا	نہیں	فرمایا آپ نے	تو اُٹھو	اس کی طرف	پھر بتاؤ اس کو تو کھڑا ہوا

نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اُس کو جا کر بتلاؤ“۔ وہ اُس کی طرف گیا اور اُس کو بتلایا۔

اِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ،	فَقَالَ:	أَحَبَّكَ	الَّذِي	اَحْبَبْتَنِي لَهُ،	
طرف اس کے	اس کو بتایا:	تو کہا اس نے: محبت کرے تجھ سے	جس کے لیے	تو نے محبت کی مجھ سے	

اس نے کہا وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

قَالَ:	ثُمَّ رَجَعَ	اِلَى	النَّبِيِّ ﷺ	فَاَخْبَرَهُ	بِمَا
اس نے کہا	پھر لوٹا	طرف	نبی ﷺ کے	پھر میں نے خبر دی ان کو	اس کی جو

پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی بات آپ ﷺ کو بتلائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ:	فَقَالَ	النَّبِي ﷺ	أَنْتَ	مَعَ	مَنْ اَحْبَبْتَ
اس نے کہا:	تو فرمایا	نبی ﷺ نے	تم	ساتھ ہو	جس سے محبت کی آپ نے

”تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی

وَلَكَ	مَا احْتَسَبْتَ.
اور تیرے لیے	جو اُمید کی تو نے

اور تو نے جس ثواب کی امید کی ہے وہ تجھے ملے گا“۔ (الصحيحة:3253)

محبّ اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

(2427). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ

2427۔(روایت ہے) انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا: گزرا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزارا

وَعِنْدَهُ نَاسٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي

اوران کے پاس لوگ تھے تو کہا ایک آدمی نے اس میں سے جوان کے پاس یقیناً میں

جبکہ آپ کے پاس چندلوگ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے گزرنے والے آدمی کے بارے

لَأُحِبُّ هَذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "أَعْلَمْتَهُ؟"

البتہ میں محبت کرتا ہوں اس سے اللہ کے لیے تو فرمایا نبی نے ﷺ کیا بتادیا ہے تو نے اس کو

میں کہا میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے اس کو بتلایا ہے؟'' اُس نے کہا

قَالَ: لَا. قَالَ: "فَقُمْ اِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ" فَقَامَ

اس نے کہا نہیں فرمایا آپ نے تو اُٹھو اس کی طرف پھر بتاؤ اس کو تو کھڑا ہوا

نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس کو جا کر بتلاؤ''۔وہ اُس کی طرف گیا اور اُس کو بتلایا۔

اِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ،

طرف اس کے اس کو بتایا: تو کہا اس نے: محبت کرے تجھ سے جس کے لیے تو نے محبت کی مجھ سے

اس نے کہا وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا

اس نے کہا پھر لوٹا طرف نبی ﷺ کے پھر میں نے خبر دی ان کو اس کی جو

پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی بات آپ ﷺ کو بتلائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ:	فَقَالَ	النَّبِی ﷺ	أَنْتَ	مَعَ	مَنْ	اَحْبَبْتَ
اس نے کہا:	تو فرمایا	نبی ﷺ نے	تم	ساتھ ہو	جس سے	محبت کی آپ نے

''تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی

وَلَک	مَااحْتَسَبْتَ.	
اور تیرے لیے	جو اُمید کی تو نے	

اور تو نے جس ثواب کی امید کی ہے وہ تجھے ملے گا''۔(الصحیحة:3253)

اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کا صلہ

(2428).	عَنْ	أَبِی الدَّرْدَاء	مَرْفُوْعًا:	''مَا	مِنْ رَجُلَیْنِ
2428۔(روایت ہے)	ابی درداءؓ سے	مرفوع:	نہیں	دو آدمیوں میں سے	

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو آدمی ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لیے غائبانہ طور پر محبت

تَحَابَّا	فِی اللهِ	بِظَهْرِ الْغَیْبِ،	اِلَّا کَانَ	أَحَبُّهُمَا
دونوں محبت کرتے ہیں	اللہ کے لیے	غائبانہ طور پر	مگر ہوتا ہے	زیادہ محبوب ان دونوں میں سے

کرتے ہیں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہے،

اِلَی	اللهِ	أَشَدَّهُمَا	حُبًّا	لِصَاحِبِهٖ''
طرف	اللہ کے	زیادہ کرنے والا ان دونوں میں سے	محبت	اپنے ساتھی کے لیے۔

جو اپنے بھائی سے دوسرے کی بہ نسبت زیادہ محبوب کرنے والا ہوگا''۔(الصحیحة:3273)

اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی زیارت کا صلہ

(2429). عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوْعًا: "مَا مِنْ عَبْدٍ أَتٰى أَخَالَّهُ

2429۔(روایت ہے) حضرت انسؓ سے مرفوع: نہیں کوئی آدمی آتا ہے اپنے بھائی کے پاس

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے پاس آتا ہے،

يَزُوْرُهُ فِي اللهِ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ :أَنْ طِبْتَ

ملاقات کرتا ہے اس سے اللہ کے لیے پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے : یہ کہ تم خوش رہو

اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے ملاقات کرتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: تم خوش رہو

وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، وَإِلَّا قَالَ اللهُ فِي مَلَكُوْتِ

اور پاکیزہ ہوجائے آپ کے لیے جنت اور اگر کہتا ہے اللہ تعالیٰ بادشاہت میں

اور جنت تمہارے لیے پاکیزہ ہوجائے وگرنہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی بادشاہی میں کہتا ہے:

عَرْشِهِ: عَبْدِي زَارَ فِيَّ وَعَلَيَّ قِرَاهُ

اپنے عرش کی میرے بندے نے ملاقات کی میری وجہ سے اور مجھ پر ہے میزبانی اس کی

میرے بندے نے میری وجہ سے ملاقات کی ہے اس کی میزبانی مجھ پر لازم ہے،

فَلَمْ أَرْضَ لَهُ بِقِرًى دُوْنَ الْجَنَّةِ".

اور نہیں میں راضی ہوں گا اُس کے لیے میزبانی کے سوائے جنت کے

اور میں اس کے لیے جنت سے کم میزبانی (کا انداز) پسند ہی نہیں کرتا''۔(الصحيحة:2632)

نرمی کی فضیلت

(2430). عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا: "اِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَل

2430۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے مرفوع ہے: جب ارادہ کرتا ہے اللہ عزوجل

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی اہل بیت کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُن

بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ".

کسی اہل بیت سے بھلائی کا داخل کرتا ہے ان پر نرمی

کو نرمی عطا کر دیتا ہے''۔(الصحيحة:1219)

(2431). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: "اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ"

2431۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے مرفوع ہے: تم نرمی کرو نرمی کی جائے گی تیرے لیے

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو نرمی کرتا کہ تیرے ساتھ بھی نرمی کی جائے۔(الصحيحة:1456)

(2432). عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

2432۔(روایت ہے) عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ نے: ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ

کیا نہ میں خبر دوں تمہیں اس شخص کی جو وہ حرام ہے اوپر آگ کے یا اس شخص کی جو حرام ہے

''کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں، جو آگ پر حرام ہو یا آگ جس پر حرام ہو؟

عَلَيْهِ	النَّارُ ؟	عَلَى	كُلِّ قَرِيْبٍ	هَيِّنٍ	سَهْلٍ".
اس پر	آگ؟	اوپر	ہرقریب (ہردل عزیز)	نرمی کرنے والے	آسانی کرنے والے پر

جو ہردلعزیز، نرمی کرنے والا اور آسانی کرنے والا ہو"۔(الصحيحة:938)

(2433). عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا : "اِنَّهُ مَنْ

2433۔(روایت ہے) عائشہؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ان کے لیے یقیناًوہ جس کو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کوفرمایا:

أُعْطِيَ	حَظَّهُ	مِنَ الرِّفْقِ ،	فَقَدْ	أُعْطِيَ	حَظَّهُ	مِنْ خَيْرِ	الدُّنْيَا
دیا گیا	حصہ	نرمی سے	تو تحقیق	دیا گیا	حصّہ	بھلائی سے	دنیا کی

"جس کو نرمی عطا کی گئی، اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا

وَالآخِرَةِ ،	وَصِلَةُ الرَّحِمِ ،	وَحُسْنُ الْخُلُقِ	وَحُسْنُ الْجَوَارِ
اور آخرت کی	اور صلہ رحمی	اور حسن اخلاق	اور اچھا سلوک کرنا ہمارے سے

اور صلہ رحمی، حسن اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے

يَعْمُرَانِ	الدِّيَارَ	وَيَزِيْدَانِ	فِي الاَعْمَارِ".
وہ آباد کرتے رہیں	گھروں کو	اور اضافہ کرتے ہیں	عمروں میں

ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"۔(الصحيحة:519)

(2434). عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ

2434۔(روایت ہے) مقدام بن شریحؓ سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا

حضرت مقدام بن شریحؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْدُوْ

عائشہ سے صحرائی زندگی کے بارے میں توانہوں نے کہا: تھے رسول اللہ ﷺ وہ جاتے تھے

میں نے حضرت عائشہؓ سے صحرائی زندگی کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں پر جایا کرتے تھے،

اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ، وَاِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً، فَأَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً

طرف ان ٹیلوں کے اور یقیناًوہ ارادہ رکھتے تھے صحرائی زندگی کا ایک مرتبہ توبھیجی میری طرف اونٹنی

ایک دفعہ جب آپ ﷺ نے صحرائی زندگی کا ارادہ کیا تو میری طرف صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی،

مُحَرَّمَةً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِيْ: "يَاعَائِشَةُ اُرْفُقِي

محرمہ تھی (سواری نہیں کی گئی تھی) اونٹوں میں صدقہ کے توکہا میرے لیے: اے عائشہؓ نرمی کرنا

جس پر ابھی تک سواری نہیں کی گئی تھی، بھیجی اور فرمایا: عائشہ! نرمی کرنا،

فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا

پھر یقیناً نرمی نہیں ہوئی کسی چیز میں کبھی بھی مگر زینت دیتی ہے اس کو اور نہیں

کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اُس کو مزین کر دیتی ہے۔

نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ.

چھینی جاتی کسی چیز سے کبھی مگر عیب دار کرتی ہے اس کو

اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے"۔(الصحيحة:524)

(2435). عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُعْمَرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : " مَاأُعْطِيَ

2435۔(روایت ہے) عبیداللہ بن معمرؓ سے یقیناً رسول اللہ نے ﷺ فرمایا: نہیں دی گئی

حضرت عبیداللہ بن معمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَهْلُ بَيْتٍ الرِّفْقَ اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا مُنِعُوْهُ اِلَّا

کسی گھر والوں کو نرمی مگر فائدہ دے گی ان کو اور نہیں وہ روکے گئے اُس سے مگر

''جس گھرانے کو نرمی عطا کر دی جائے تو وہ ان کو فائدہ دے گی،

ضَرَّهُمْ".

نقصان دے گی ان کو

اور جس کو (نرمی) نہ دی جائے تو (سختی) اُن کو نقصان دے گی''۔ (الصحيحة:942)

(2436). عَنْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا : "يَاعَائِشَةُ !

2436۔(روایت ہے) عائشہؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُن کے لیے: اے عائشہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: عائشہؓ !

اُرْفُقِي، فَإِنَّ اللهَ اِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا

نرمی کیا کرو پس یقیناً اللہ تعالیٰ جب ارادہ کرتے ہیں کسی گھر والوں سے بھلائی کا

نرمی کیا کرو، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں،

دَلَّهُمْ عَلَى بَابِ الرِّفْقِ".

راہ نمائی کرتے ہیں ان کے اوپر دروازے کے نرمی کے

تو نرمی کے دروازے کی طرف ان کی رہنمائی کر دیتے ہیں۔(الصحيحة:523)

قیدیوں سے نرمی برتنا

(2437). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً

2437۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے: یقیناً نبی ﷺ نے بھیجا ایک لشکر

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا،

فَغَنِمُوْا وَفِيْهِمْ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنِّي

تو انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور ان میں ایک آدمی تھا پھر اس نے کہا ان سے یقیناً میں

انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا ان میں سے ایک آدمی ایسا بھی تھا جس نے لشکروں والوں سے کہا:

لَسْتُ مِنْهُمْ، عَشِقْتُ امْرَأَةً فَلَحِقْتُهَا، فَدَعُوْنِيْ

نہیں ہوں میں ان میں سے مجھے عشق ہے ایک عورت سے تو میں ملا اس سے پھر جانے دو مجھے

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، مجھے تو فلاں عورت سے عشق ہے سو میں اُس سے آملا۔ مجھے جانے دو تا کہ اسے ایک نظر دیکھ

أَنْظُرُ اِلَيْهَا نَظْرَةً ثُمَّ اصْنَعُوْا بِيْ مَا بَدَا لَكُمْ،

میں دیکھوں طرف اس کے ایک نظر پھر کرگزرنا میرے ساتھ جو کرنا تمہارے لیے

سکوں، پھر میرے ساتھ جو چاہنا کرگزرنا۔

فَنَظَرُوْا فَاِذَا امْرَاةٌ طَوِيْلَةٌ أَدْمَاءُ فَقَالَ لَهَا:

پھر انہوں نے دیکھا تب عورت دراز قد کی گندمی رنگت کی پس کہا اس کے لیے

پھر انہوں نے دیکھا دراز قد کی گندمی عورت ہے۔ اُس نے اُسے کہا اے حُبیش!

أَسْلِمِيْ حُبَيْشُ قَبْلَ نَفَادِ الْعَيْشِ. أَرَأَيْتِ لَوْ

مان جاؤ حُبیش (کے لیے) پہلے ختم ہو جائے زندگی کیا خیال ہے تمہارا اگر

زندگی ختم ہونے والے مان جا۔ کیا خیال ہے تیرا اگر میں تمہارا؟

تَبِعْتُكُم فَلَحِقْتُكُمْ بِحُلَيَّةَ أَوْ أَدْرَكْتُكُم بِالْخَوَانِقِ

میں پیچھا کروں تمہارا پھر میں جاملوں تمہیں حُلیہ پر یا میں بلاؤں تمہیں پہاڑوں کی تنگ گھاٹیوں میں

پیچھا کروں اور تمہیں حلیہ چشمے پر یا پہاڑوں کی تنگ گھاٹیوں میں جاملوں،

أَمَا كَانَ حَقٌّ أَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقُ تَكَلُّفَ اِدْلَاجِ السُرٰى

کیا نہیں ہے حق یہ کہ انعام دیا جائے عاشق کو تکلیف کا رات بھر چلنے کا

کیا عاشق کا یہ حق نہیں ہے کہ اُس کو رات بھر اور گرمی کی شدت میں چلنے کا انعام دیا جائے؟

وَالْوَدَائِقِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَدَيْتُكَ، فَقَدَّمُوْهُ

اور گرمی کی شدت کا اُس نے کہا: ہاں میں نے فدا کر دیا اپنا آپ تجھ پر تو انہوں نے آگے کیا اس کو

اس عورت نے کہا: میں نے اپنا آپ تجھ پر فدا کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے آگے کیا،

فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ، فَجَاءَتِ الْمَرْأَةُ فَوَقَفَتْ عَلَيْهِ، فَشَهِقَتْ

پھر انہوں نے مارا اس کی گردن کو تو آئی عورت پھر کھڑی ہوئی اس پر پھر چیخ ماری زور کی

اور اُس کی گردن کاٹ دی۔ پھر وہ عورت آئی، اس پر کھڑی ہوئی اور زور سے چیخ ماری

شَهْقَةً ثُمَّ مَاتَتْ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ

چیخ پھر مرگئی پھر جب آئے وہ سب اوپر رسول اللہ ﷺ کے تو خبر دی اس کی

اور پھر وہ مرگئی۔ جب وہ لشکر رسول ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو اس کے متعلق خبر دی۔

فَقَالَ: "أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَحِيْمٌ؟".

تو کہا: کیا نہ تھا تم میں کوئی آدمی رحم دل؟"۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی بھی رحم دل آدمی نہ تھا''۔(الصحیحة:2594)

عورتوں سے نرمی کرنا

(2438). عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ بِنِسَائِهِ،

2438۔روایت ہے صفیہ بنت حُیَیؓ سے یقیناً نبی ﷺ نے حج کیا اپنی بیویوں کے ساتھ

حضرت صفیہ بنت حییؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کے ساتھ حج کیا،

فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، نَزَلَ رَجُلٌ فَسَاقَ بِهِنَّ

توجب تھے بعض راستہ پر اترا ایک آدمی سواریوں کوتو چلایا انکی طرف (ازواج کی)

دوران سفر ایک آدمی اترا،

فَأَسْرَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''كَذَاكَ سُوقُكَ بِالْقَوَارِيرِ''

پھر تیزی سے چلایا توفرمایا نبی ﷺ نے: اس طرح لے کر چلتے ہوتم شیشوں کو

اورامہات المومنین کی سواریوں کو تیزی سے چلایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح شیشوں کو لے کر چلتے ہیں؟''

فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ بَرَكَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ جَمَلُهَا، وَكَانَتْ

تواسی اثنامیں وہ چل رہے تھے بیٹھ گیا صفیہ بنت حییؓ کا اونٹ ان کا اورتھی

سووہ چل رہے تھے کہ حضرت صفیہ بنت حییؓ کا اُونٹ بیٹھ گیا،

مِنْ أَحْسَنِهِنَّ ظَهْراً فَبَكَتْ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أُخْبِرَ

سب سے اچھی ان کی سواری پھروہ رونے لگیں اورآئے رسول اللہ ﷺ اس وقت خبر ملی

حالانکہ ان کی سواری سب سے اچھی تھی، وہ رونے لگ گئی۔ جب آپ ﷺ کو پتہ چلا

بِذٰلِکَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ دُمُوْعَهَا بِيَدِهٖ، وَجَعَلَتْ تَزْدَادُ بُكَاءً وَهُوَ

اس کی پھر لگے پونچھنے ان کے آنسو اپنے ہاتھ سے اور لگیں زیادہ رونے اور وہ

تو آپ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کے آنسو پونچھنے لگ گئے،

يَنْهَاهَا فَلَمَّا أَكْثَرَتْ زَبَرَهَا وَانْتَهَرَهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ

روکتے رہے ان کو پھر جب زیادہ کیا رونا اپنا اور ڈانٹ ڈپٹ کی ان کو اور حکم دیا لوگوں کو

وہ اور زیادہ رونے لگیں اور آپ ﷺ ان کو منع کرتے رہے۔ جب وہ بہت زیادہ رونے لگ گئی تو آپ ﷺ نے ان کو ڈانٹ

بِالنُّزُوْلِ فَنَزَلُوْا، وَلَمْ يَكُنْ يُرِيْدُ أَنْ يَّنْزِلَ، قَالَتْ: فَنَزَلُوْا،

اترنے کا سو وہ اترے اور نہ تھا ارادہ یہ کہ وہ اُترتے انہوں نے کہا: پھر اُترے وہ سب

ڈپٹ کی اور لوگوں کو اترنے کا حکم دے دیا، سو وہ اتر گئے اگرچہ آپ ﷺ کے اترنے کا ارادہ نہیں تھا۔

وَكَانَ يَوْمِي، فَلَمَّا نَزَلُوْا ضُرِبَ خِبَاءُ النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ فِيْهِ،

اور وہ تھا میرا دن پھر جب وہ اترے لگایا گیا خیمہ نبی ﷺ کا اور داخل ہوئے اس میں

وہ کہتی ہیں: صحابہ کرام اتر پڑے تو نبی ﷺ کا خیمہ نصب کیا گیا آپ ﷺ اس میں داخل ہو گئے

قَالَتْ: فَلَمْ أَدْرِ عَلَامَ أَهْجُمُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَشِيْتُ أَنْ

وہ کہتی ہیں: پھر نہیں میں سمجھ سکی میں گھس جاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مجھے ڈر تھا یہ کہ

وہ کہتی ہیں: یہ بات میری سمجھ میں نہ آسکی میں کیسے آپ ﷺ کے پاس گھس جاؤں اور مجھے یہ ڈر بھی تھا کہ (ممکن ہے کہ)

يَكُوْنَ فِي نَفْسِهٖ شَيْءٌ مِنِّي قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ

ہو آپ کے دل میں کچھ بھی میرے لیے کہتی ہیں: پھر میں چلی طرف عائشہؓ کے

آپ ﷺ کے دل میں میرے بارے میں کوئی ناراضگی ہو۔ وہ کہتی ہیں: (بہرحال) میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی

فَقُلْتُ	لَهَا:	تَعْلَمِيْنَ	أَنِّى	لَمْ	أَكُنْ	أَبِيْعُ
سو میں نے کہا	ان کے لیے:	تم جانتی ہو	یقیناً میں	نہیں	ہوں میں	میں سودہ کروں گی

اوران سے کہا:تم جانتی ہو کہ میں کسی چیز کے

يَوْمِى	مِن رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ	بِشَىْءٍ	أَبَدًا	وَاِنِّى	قَدْ
اپنے دن کا	رسول اللہ ﷺ سے	کسی چیز کے بدلے	کبھی بھی	اور یقیناً میں	تحقیق

عوض اپنے دن کا سودہ نہیں کروں گی،

وَهَبْ يَوْمِى	لَكِ	عَلٰى	أَنْ	تُرْضِىَ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
میں ہبہ کرتی ہوں اپنی باری	آپ کے لیے	اوپر	اس کے	تم راضی کرادو	رسول اللہ کو ﷺ

لیکن میں تجھے اپنی باری کا دن اس شرط پرہبہ کرتی ہوں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے راضی کرادو۔

عَنِّى!	قَالَتْ:	نَعَمْ	قَالَتْ:	فَأَخَذَتْ	عَائِشَةُ	خِمَارًا لَّهَا	قَدْ
مجھ سے!	انہوں نے کہا:	ہاں	کہتی ہیں:	پھر لی	عائشہؓ نے	چادر لی	تحقیق

انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔اب وہ کہتی ہیں: حضرت عائشہؓ نے زعفران میں رنگی ہوئی چادر لی

ثَرَّدَتْهُ	بِزَعْفَرَانَ،	فَرَشَّتْهُ	بِالْمَاءِ	لِيُذَكِّى	رِيْحَهُ،	ثُمَّ
رنگی ہوئی تھی	زعفران سے	پھر چھڑکا اس پر	پانی	تا کہ تروتازہ ہوجائے	خوشبو اس کی	پھر

اوراس پر پانی چھڑکا۔تا کہ اس کی خوشبو تروتازہ ہوجائے،

لَبِسَتْ	ثِيَابَهَا،	ثُم انْطَلَقَت	اِلٰى	رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	فَرَفَعَتْ	طَرَفَ
پہنے	کپڑے اپنے	پھر چلی گئی	طرف	رسول اللہ ﷺ کے	پھر اُٹھایا	کنارہ

پھر اپنے کپڑے زیب تن کیے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلی گئی۔

الْخِبَاءِ، فَقَالَ لَهَا: ”مَالَكِ يَا عَائِشَةُ؟ اِنَّ هٰذَا
خیمے کا تو کہا آپ نے ان کے لیے: کیا ہے؟ تیرے لیے اے عائشہؓ؟ یقیناً یہ
اور (جا کر) خیمے کا ایک کنارہ اٹھایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”اے عائشہؓ! تجھے کیا ہوا؟
لَيْسَ بِيَوْمِكِ“ قَالَتْ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
نہیں تیرا دن انہوں نے کہا: یہ فضل ہے اللہ کا وہ دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے
یہ دن تیرا تو نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جیسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔
فَقَالَ: مَعَ أَهْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الرَّوَاحِ، قَالَ: لِزَيْنَبَ
پھر انہوں نے کہا: ساتھ اہلیہ کے پھر جب ہوئی شام کہا: زینب
آپ ﷺ اپنی اہلیہ کے پاس ٹھہرے رہے۔ جب شام ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ سے فرمایا:
بِنْتِ جَحْشٍ: ”يَازَيْنَبُ! أَفْقِرِيْ أُخْتَكِ صَفِيَّةَ جَمَلاً“ وَكَانَتْ
بنت جحش کے لیے: اے زینب! مستعار دے دو اپنی بہن صفیہ کو اونٹ اور تھی
”اے زینب! اپنی بہن صفیہ کو ایک اونٹ مستعار دے دو“۔
مِنْ اَكْثَرِهِنَّ ظَهْراً، فَقَالَتْ: أَنَا أُفْقِرُ يَهُوْدِيَّتَكَ!
زیادہ ان سے سواریاں تو کہا زینب نے: میں مستعار دے دوں تیری یہودیہ کے
دراصل ان کے پاس سواریاں زیادہ تھیں۔ لیکن زینبؓ نے کہا میں آپ ﷺ کی یہودیہ کو مستعار دے دوں؟
فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهَا، فَهَجَرَهَا فَلَمْ
پھر ناراض ہوئے نبی ﷺ جس وقت سُنا یہ اس سے پھر چھوڑ دیا ان کو پھر نہیں
یہ بات سن کر آپ ﷺ اس ناراض ہو گئے اور قطع کلامی کر لی

يُكَلِّمُهَا	حَتّٰى	قَدِمَ	مَكَّةَ	وَاَيَّامَ مِنٰى	فِي سَفَرِهٖ	حَتّٰى
کلام کیا اس سے	یہاں تک کہ	آئے	مکہ	اور ایام منی بھی	آپ کے سفر کے	یہاں تک کہ

اور اس سے کوئی بات نہیں کی حتی کہ مکہ پہنچ گئے پھر آپ ﷺ کے سفر میں منی والے دن (بھی بیت گئے)،

رَجَعَ	اِلَى الْمَدِيْنَةِ،	وَالْمُحَرَّم	وَصَفَر	فَلَمْ	يَأْتِهَا	وَلَم
لوٹے	طرف مدینہ کے	اور محرم	اور صفر	پھر نہ	آئے ان کے پاس	اور نہ

یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ واپس آ گئے اور محرم اور صفر کے دو ماہ بھی گزر گئے لیکن آپ ﷺ نہ زینب کے پاس گئے،

يَقْسِمْ	لَهَا،	وَيَئِسَتْ	مِنْهُ	فَلَمَّا	كَانَ شَهْرُ	رَبِيْعِ الاَوَّلِ،
تقسیم کی	ان کے لیے	اور ناامید ہو گئیں	ان سے	پھر جب	تھا مہینہ	ربیع الاول کا

اور نہ اس کے لیے کوئی باری تقسیم کی۔ وہ بھی آپ ﷺ سے ناامید ہو گئیں۔ جب ربیع الاوّل کا مہینہ آیا

دَخَلَ	عَلَيْهَا،	فَرَأَتْ	ظِلَّهُ،	فَقَالَتْ:	اِنَّ هٰذَا لَظِلُّ	رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
گئے	اُن کے پاس	تو دیکھا	سایہ اُن کا	تو انہوں نے کہا:	یقیناً یہ	سایہ رسول اللہ کے لیے ﷺ

تو آپ ﷺ اس کے پاس گئے۔ زینب نے آپ ﷺ کا سایہ دیکھا تو کہا یہ تو رسول اللہ ﷺ کا سایہ ہے اور آپ ﷺ

وَمَا	يَدْخُلُ	عَلَيَّ النَّبِي ﷺ	فَمَنْ	هٰذَا؟	فَدَخَلَ	النَّبِي ﷺ	فَلَمَّا
اور نہیں	داخل ہوئے	مجھ پر نبی ﷺ	تو کون ہے	یہ؟	سو داخل ہوئے	نبی ﷺ	پھر جب

تو میرے پاس آتے ہی نہیں سو یہ (سائے والا) کون ہو سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ ان کے پاس داخل ہوئے

رَأَتْهُ	قَالَتْ:	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ	مَا	اَدْرِي	مَا أَصْنَعُ	حِيْنَ
دیکھا	زینب نے کہا:	اے اللہ کے رسول! ﷺ	نہیں	میں جانتی	میں کیا کروں	جب

جب زینب نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کے آنے سے (مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے) کہ

دَخَلْتَ	عَلَيَّ؟	قَالَتْ:	وَكَانَتْ	لَهَا	جَارِيَةٌ	وِكَانَتْ
داخل ہوئے	مجھ پر	کہتی ہیں:	اور تھی	اُن کے لیے	ایک لونڈی	اور تھیں

مجھے سمجھ نہیں آتی میں کیا کروں۔ وہ کہتی ہے: ان کی ایک لونڈی تھی،

تُخْبِئُهَا	مِنَ النَّبِيِّ ﷺ	فَقَالَتْ:	فُلَانَةَ	لَكَ،	فَمَشٰى
وہ چھپا کر رکھتی	نبی ﷺ سے	پھر انہوں نے کہا:	فلاں لونڈی	آپ کے لیے ہے	پھر چلے

جس کو وہ نبی کریم ﷺ سے چھپا کر رکھتی تھی۔ پھر اس نے کہا: فلاں لونڈی آپ ﷺ کے لیے ہے۔

النَّبِي ﷺ	اِلٰى	سَرِيْر	زَيْنَبَ	وَكَانَ	قَدْ	رُفِعَ	فَوَضَعَهُ
نبی ﷺ	طرف	چارپائی کے	زینب کی	اور تھا	تحقیق	اُٹھا دیا گیا	پھر بچھایا اس کو

پھر نبی کریم ﷺ حضرت زینبؓ کی چارپائی کی طرف گئے جیسے اٹھا دیا گیا تھا،

بِيَدِهٖ،	ثُم اَصَابَ	أَهْلَهُ،	وَرَضِيَ	عَنْهُمْ.
اپنے ہاتھ سے	پھر مباشرت کی	اپنی بیوی سے	اور راضی ہوئے	ان سے

آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بچھایا۔ پھر اپنی اہلیہ سے مباشرت کی اور اُن سے راضی ہوئے۔ (الصحيحة:3205)

وفائے عہد اور نرم مزاجی کی فضیلت

(2439). عَنْ	أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ	مَرْفُوْعًا:	"اِنَّ	خَيْرَ
2439۔ (روایت ہے)	ابوحمید ساعدیؓ سے	مرفوع ہے:	یقیناً	بہترین

حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): "بلاشبہ اس امت میں سے اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ

عِبَادِ اللهِ	مِنْ هٰذِهِ الاُمَّةِ	الْمُوَفُّوْنَ	الْمُطَيَّبُوْنَ".
بندے اللہ کے ہیں	اس اُمت میں سے	پورا کرنے والے وعدہ کے	نرم مزاج۔

ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے نرم مزاج (اور خوش اخلاق) ہوں"۔(الصحيحة:2848)

نرم وگداز دلوں کی فضیلت

(2440). عَنْ	أَبِي عَنَبَةَ الْخَوْلَانِي	يَرْفَعُهُ	اِلَى	النَّبِيِّ ﷺ
2440۔(روایت ہے)	ابوعنبہ خولانیؓ سے	مرفوع روایت کیا گیا اس کو	طرف	نبی کے ﷺ :

حضرت ابوعنبہ خولانیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهَ	آنِيَةً	مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ	وَاَنِيَةُ	رَبِّكُمْ قُلُوْبُ
یقیناً اللہ تعالیٰ کے لیے	برتن ہیں	اہل زمین میں سے	اور برتن	تمہارے رب کے دل ہیں

بلاشبہ اللہ کے برتن ہیں، جن کا تعلق اہل زمین سے ہے تمہارے پروردگار کے برتن

عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ،	وَأَحَبُّهَا	اِلَيْه
اس کے بندوں کے نیک	اوران میں سے سب سے زیادہ محبوب	طرف اس کے

نیک لوگوں کے دل ہیں، اور اُن میں سے اسے سب سے زیادہ پسندیدہ

أَلْيَنُهَا	وَأَرَقُّهَا'.
زیادہ نرمی والے اُن کے	اور زیادہ شفقت والے ان کے ہیں

زیادہ نرمی اور شفقت والے ہیں۔"(الصحيحة:1691)

رحم دلی اور درگزر کرنے کی فضیلت

(2441). عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ مَرْفُوْعًا: "اِرْحَمُوا

2441۔(روایت ہے) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مرفوع ہے: رحم کرو تم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ

تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو معاف کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہلاکت ہے

"تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو، (بدلے میں) اللہ تم کو معاف کرے گا۔

لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ

سنی ان سنی کرنے والے کے لیے بات کی ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لیے جو

اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو بات سنتے ہوں لیکن اسے سمجھتے نہ ہوں (یعنی ان سنی کر دیتے ہوں)،

يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ".

اصرار کرتے ہیں اوپر اس کے جو انہوں نے کیا اور وہ جانتے ہیں۔

اور اصرار کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے جو جاننے بوجھنے کے باوجود اپنے کیے پر اصرار کرتے ہیں"۔(الصحيحة:482)

آپ ﷺ کی اہل وعیال کے ساتھ رحمدلی

(2442). عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ

2442۔ (روایت ہے) انس بن مالکؓ سے: تھے (رسول اللہ ﷺ)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اہل وعیال اور بچوں پر

أَرْحَمَ	النَّاسِ	بِالْعِيَالِ	وَالصِّبْيَانِ.
سب سے زیادہ رحم کرنے والے	لوگوں میں سے	اہل وعیال سے	اور بچوں سے۔

لوگوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔(الصحيحة:2089)

مسلمان کا خواب اور خواب کی اقسام

(2443). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	عَنِ النَّبِيِّ ﷺ	قَالَ	إِذَا
2443۔(روایت ہے)	حضرت ابو ہریرہؓ سے	نبی ﷺ سے	انہوں نے فرمایا	جب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اقْتَرَبَ	الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ	رُؤْيَا	الْمُسْلِمِ	تَكْذِبُ	وَأَصْدَقُهُمْ
قریب ہوجائے گا	زمانہ نہیں ہوگا	خواب	مسلمان کا	جھوٹا	(2)اورزیادہ سچاان میں سے

(1)جب تک زمانہ(قیامت کے)قریب ہوجائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ مسلمان کا خواب جھوٹا ثابت ہو

رُؤْيَا	أَصْدَقُهُمْ	حَدِيثًا	(3) وَرُؤْيَا	الْمُسْلِمِ	جُزْءٌ
خواب میں	زیادہ سچاتم میں سے	بات میں	اورخواب	مسلمان کا	حصہ ہے

(2)اورزیادہ سچا خواب اس شخص کا جواُن میں سے گفتگو کے لحاظ سے زیادہ سچا ہوگا(3)مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ

مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ	جُزْءًا	مِنَ النُّبُوَّةِ	قَالَ:	وَقَالَ: الرُّؤْيَا	ثَلَاثَةٌ
چھیالیسواں	حصہ	نبوت سے	کہا:	اورفرمایا:(4)اورخواب	تین طرح کے ہیں

ہے۔''نیز آپ ﷺ نے فرمایا:''(4)خواب کی تین(اقسام)ہیں:

فَرُؤْيَا	الصَّالِحَةُ	بُشْرَى	مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ	وَالرُّؤْيَا	تَحْزِينٌ
پھرخواب	نیک	خوشخبری ہیں	اللہ عزوجل کی طرف سے	اورخواب	رنج وغم کا

نیک خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، براخواب شیطان کی طرف سے رنج وغم ہے،

مِنُ الشَّيُطَانِ وَالرُّؤيَا مِنَ الشَّيءِ يُحَدِّثُ بِهِ الاِنُسَانُ

شیطان کی طرف سے ہے اورخواب عام چیزوں سے وہ خیالات ہوتے ہیں اس انسان کے

اور(ان کے علاوہ)عام چیزوں سے متعلقہ خواب انسان کے اپنے خیالات ہیں۔

نَفُسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ مَا يَكُرَهُ فَلَا يُحَدِّثُهُ

اپنے دل میں پھر جب دیکھے تم میں سے ایک جو وہ ناپسند کرتا ہے تو نہ بیان کرے

(5)جب تم میں سے کوئی آدمی کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کو بیان نہ کرے،

أَحَدًا وَلُيَقُمُ فَلُيُصَلِّ قَالَ وَأُحِبُّ

اس کو کسی ایک کو اور چاہیے کہ کھڑا ہو پھر چاہیے کہ وہ نماز پڑھے فرمایا اور میں پسند کرتا ہوں

اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے(6)میں خواب میں زنجیر کو پسند اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔

الُقَيُدَ فِي النَّوُمِ، وَأَكُرَهُ الُغُلَّ الُقَيُدُ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ".

زنجیر کو نیند میں اور میں ناپسند کرتا ہوں طوق کو زنجیر: ثابت قدمی ہے دین میں

دراصل زنجیر سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے"۔(الصحيحة:3014)

جھوٹا خواب بیان کرنا بھی جھوٹ ہے

(2444). عَنِ ابُنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مِنُ

2444۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَفْرَى الفِرٰى	أَنْ يُّرِيَ	عَيْنَيْهُ	فِي الْمَنَامِ
سب سے بدتر گھڑی ہوئی بات جھوٹ کے	یہ کہ دیکھے	اپنی آنکھوں سے	خواب میں
سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعوی کرے،			
مَا	لَمْ	تَرَيَا".	
جو	نہیں	اس نے دیکھی	
جواس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔" (الصحيحة:3063)			

مسلمان پر اسلحہ اُٹھانا ملعون فعل ہے

(2445). عَنْ	أَبِيْ بَكْرَةَ	اَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ :	"اِذَا
2445۔(روایت ہے)	حضرت ابوبکرہؓ سے	یقیناً	رسول اللہ ﷺ (نے فرمایا):	جب
حضرت ابوبکرہؓ سے مروی ہے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ (نے فرمایا): "جب کوئی مسلمان اپنے بھائی پر اسلحہ سونتتا ہے				
شَهَرَ	الْمُسْلِمُ	عَلٰى أَخِيْهِ	سِلَاحًا	فَلَا تَزَالُ	مَلَائِكَةُ
سونتتا ہے	مسلمان	اوپر اپنے بھائی کے	اسلحہ	تو ہمیشہ رہتے ہیں	فرشتے
تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں،					
اللهِ	تَلْعَنُهُ	حَتّٰى	يَشِيْمَهُ	عَنْهُ"
اللہ کے	لعنت کرتے ہیں اس پر	یہاں تک کہ	وہ میان میں ڈالتا ہے اس کو	ان سے
جب تک وہ اس کو میان میں داخل نہیں کر دیتا"۔(الصحيحة:3973)				

سوئے ظن کو طول دینا

(2446). عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اِذَا

2446۔(روایت ہے) حضرت جابرؓ سے فرمایا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کو (کسی کے بارے میں سوئے) ظن ہو جائے تو اس کی چھان

ظَنَنْتُمْ فَلَا تُحَقِّقُوْا وَاِذَا حَسَدْتُّمْ فَلَا تَبْغُوْا وَاِذَا

بدگمانی کرو تم تو نہ تم تحقیق کرو اور جب تم حسد کرو تو نہ تم ظلم کرو اور جب

بین مت کرو، جب تم کسی سے حسد کرنے لگو تو ظلم مت کرو اور جب تم کو (اپنے کسی کام کے بارے میں) بدشگونی ہو جائے تو (مت

تَطَيَّرْتُمْ فَامْضُوْا، وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلُوْا، وَاِذَا وَزَنْتُمْ

بدشگونی ہو جائے تو جاری رکھو اور اوپر اللہ کے توکل کرو اور جب وزن کرو تم

رکو اور) اپنے کام کو جاری رکھو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور جب تم (لین دین کے وقت) وزن کرو تو ترازو کا پلڑا جھکا دیا کرو (یعنی

فَارْجِحُوْا.

تم جھکا دیا کرو،

چیز وزن سے کچھ زیادہ دے دیا کرو''۔(الصحيحة:3942)

مصافحہ کی فضیلت

(2447). عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا:

2447۔ (روایت ہے) عبدہ بن ابولبابہؒ مجاہد سے ابن عباسؓ سے مرفوع ہے:

عبدہ بن ابولبابہؒ، مجاہد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی مسلمان

”اِذَا لَقِیَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، فَاَخَذَ بِیَدِهِ فَصَافَحَهُ،
جب ملے مسلمان اپنے بھائی سے مسلمان پکڑے اس کا ہاتھ سو مصافحہ کرے
اپنے بھائی کو ملتا ہے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے
تَنَاثَرَتْ خَطَایَاهُمَا مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِهِمَا كَمَا یَتَنَاثَرُ وَرَقُ
اس کا جھڑتے ہیں گناہ ان کے درمیان اس کی انگلی سے جیسا کہ جھڑتے ہیں پتے
تو اُن کی انگلیوں کے بیچ سے اس طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح موسم سرما میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔
الشَّجَرِ بِالشِّتَاءِ“. قَالَ عَبْدَةُ: فَقُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: اِنَّ هٰذ الَیَسِیْرٌ
درختوں سے سردی میں کہا عبدہ نے: تو میں نے کہا مجاہد کے لیے: یقیناً یہ البتہ آسان ہے
عبدہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے کہا: یہ عمل تو بہت معمولی ہے (اور اجر اتنا زیادہ)
فَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَاتَقُلْ هٰذا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَیٰ قَالَ فِیْ كِتَابِهِ:” لَوْ
تو کہا مجاہد نے نہ تم کہو یہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی کتاب میں: اگر
مجاہد نے کہا ایسا مت کہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:
اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَاَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ
خرچ کر ڈالے جو زمین میں ہے سب کچھ نہیں جوڑ سکتے درمیان ان کے دلوں کو لیکن
”اے نبی ﷺ! اگر تم وہ سارے کا سارا بھی خرچ کر دیتے جو زمین ہے تو پھر بھی ان کے دلوں کو نہ جوڑ سکتے۔ لیکن
اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ“ [الانفعال:63] فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهِ
اللہ تعالیٰ نے جوڑ دیا ان کے درمیان تو میں نے پہچان لی فضیلت اس کے علم کی
اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان محبت پیدا کر دی۔ عبدہ کہتے ہیں اس سے میں نے دوسرے (اہل علم)

عَلٰى غَيْرِهِ.
اوپر اس کے غیر کے
پر مجاہد کی فضیلت پہچان لی۔(الصحيحة:2004).
فوت شدہ والدین کی طرف حج کرنا
(2448). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُجُلاً أَتَى النَّبِيَ ﷺ فَقَالَ:
2448۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے یقیناً ایک آدمی لایا گیا نبی ﷺ کے پاس تو کہا:
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:
اِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ:
یقیناً میرا والد فوت ہوگیا اور نہیں حج کیا کیا پھر میں حج کروں اس کی طرف سے؟ فرمایا:
میرا باپ فوت ہوگیا ہے اور اُس نے حج نہیں کیا، کیا میں اُس کی طرف سے حج ادا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
”أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى أَبِيْكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟“
کیا تیرا خیال ہے اگر ہو اوپر تیرے والد کے قرض کیا ہوئے تو پھر نہ کرے اس کو؟
”(اس کے بارے میں) تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اُس کی طرف سے اُس کی آدائیگی کرتا؟ اُس نے کہا:
قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ”حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ“
فرمایا: ہاں فرمایا: حج کرو اپنے باپ کی طرف سے
جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا ”(یہی معاملہ حج کا ہے اس لیے) اپنے باپ کی طرف سے حج کرو“۔(الصحيحة:3047)

اچھے اعمال کی ضمانت پر جنت کی ضمانت

(2449). عَنْ عُبَادَةَ مَرْفُوْعًا: "اضْمَنُوا لِي سِتًّا

2449۔(روایت ہے) عبادہ بن صامتؓ سے مرفوع : ضمانت دے دو مجھے طرف چھ باتوں کے

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو

مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ ،

اپنے دل سے میں ضمانت دوں گا تمہارے لیے جنت کی: سچ کہو جب بات کرو تم

میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (1) جب بات کرو تو سچ بولو

وَأَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ ، وَأَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ ،

اور پورا کرو تم جب وعدہ کرو تم اور ادا کرو جب امانت رکھوائی جائے تمہارے پاس

(2) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (3) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو

وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ ، وَغُضُّو اأَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ".

اور حفاظت کرو اپنی شرم گاہوں کی اور نیچا رکھو اپنی نگاہوں کو اور روکے رکھو اپنے ہاتھوں کو

(4) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (5) اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو (6) اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو''۔(الصحيحة:1470)

والدین کی عظمت

(2450). عَنْ أُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

2450۔(روایت ہے) حضرت ابی بن مالکؓ سے نبی ﷺ سے یقیناً وہ کہتے ہیں:

حضرت ابی بن مالکؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَدْرَکَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ
جس نے پایا اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پھر داخل ہوگیا آگ میں
”جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا کسی ایک کو پایا اور پھر آگ
مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ“.
بعد اس کے سو دور کردے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور ہلاک کردے گا اس کا
میں داخل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو (اپنی رحمت سے) دور کردے اور اسے ہلاک کردے“۔(الصحيحة:515)
(2451). عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
2451۔(روایت ہے) حضرت ابودرداءؓ سے فرماتے ہیں: میں نے سنا رسول اللہ سے ﷺ
حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
يَقُوْلُ: ”اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ“.
وہ فرماتے ہیں: والد بہترین دروازہ ہے جنت کا
”باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے“۔(الصحيحة:914)
(2452). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى
2452۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے فرماتے ہیں: گزرے رسول اللہ ﷺ اوپر
حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا گزر

عَبْدِ اللهِ بْنِ أبَيِّ ابْنِ سَلُوْلِ	وَهُوَ	فِي ظِلِّ	أجَمَةٍ	فَقَالَ: قَدْ
عبداللہ بن ابی سلولؓ کے	اور وہ	سائے میں تھا	جھاڑی کے	تو اُس نے کہا: یقیناً
عبداللہ بن ابی سلولؓ کے پاس سے ہوا، وہ ایک جھاڑی کے سائے میں تھا، اُس نے کہا:				
غَبَّرَ	عَلَيْنَا	ابْنُ أبِي كَبْشَةَ!	فَقَالَ	ابْنُهُ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ
غبار اُڑایا ہے	ہم پر	ابن ابی کبشہ نے!	پھر کہا	اُس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے
ابن ابی کبشہ (یعنی محمد) نے ہم پر گرد و غبار اڑایا ہے۔ اُس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے کہا:				
وَالَّذِي	أكْرَمَكَ	وَأنْزَلَ	عَلَيْكَ	الْكِتَابَ!
قسم ہے اس ذات کی	اُس نے زیادہ عزت دی آپ ﷺ کو	اور اس نے نازل کی	آپ پر	کتاب
قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی اور آپ پر کتاب نازل کی!				
إنْ	شِئْتَ	لآتَيْتُكَ	بِرَأسِهِ	فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
اگر	آپ کی اجازت ہو	البتہ میں لے آؤں	اس کے سر کو آپ کے پاس	تو کہا نبی ﷺ نے:
اگر آپ کی چاہت ہو تو میں اُس کا سر (قلم کر کے) آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:				
"لَا	وَلَكِنْ	بَرَّ	أبَاكَ	وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ".
نہیں	بلکہ	نیکی کرو	اپنے باپ سے	اور اچھی رکھو صحبت اُس سے
"نہیں بلکہ تو اپنے باپ سے نیکی کر اور حسن صحبت سے پیش آ"۔ (الصحيحة:3223)				
(2453). عَنْ	عَائِشَةَ	مَرْفُوْعًا: "دَخَلْتُ	الْجَنَّةَ	فَسَمِعْتُ
2453۔ (روایت ہے)	حضرت عائشہؓ	مرفوع:	میں داخل ہوا	جنت میں تو میں نے سنا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں قرائت کی آواز سنی

فِيهَا قِرَائَةً ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمْ

اُس میں قرأت میں نے کہا: کون ہے یہ؟ توانہوں نے کہا: حارثہ بن نعمانؓ یہی ہے

میں نے پوچھا: (جس کی آواز آرہی ہے) یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمانؓ ہے۔ یہی نیکی (اور حسن سلوک) ہے، یہی نیکی

الْبِرُّ، وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ''.

نیکی اور حسن سلوک اور تھا زیادہ نیکی کرنے والا لوگوں سے اپنی ماں کے ساتھ

اور (حسن سلوک) ہے، وہ (حارثہؓ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرنے والا تھا''۔ (الصحيحة:213)

والدین کے حکم پر بیوی کو طلاق

(2454). عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَتْ

2454۔ (روایت ہے) حمزہ بن عبداللہ ابن عمرؓ سے وہ اپنے والد سے کہتے ہیں: تھی

حمزہ بن عبداللہ ابن عمرؓ اپنے باپ حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے:

تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا

میرے نیچے عورت میں محبت رکھتا تھا اس سے اور تھے عمر نفرت رکھتے اس سے

کہ میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور وہ (میرے باپ) حضرت عمرؓ اس سے نفرت کرتے تھے۔ میرے باپ عمرؓ نے

فَقَالَ عُمَرَ طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

تو کہا عمرؓ نے: طلاق دے اس کو تو میں نے انکار کیا سوذکر کیا اس کا نبی ﷺ کے لیے

کہا کہ اس کو طلاق دے دو۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنے

فَقَالَ : ”اَطِعْ أَبَاکَ وَطَلِّقْهَا“.
تو فرمایا: اطاعت کرو اپنے باپ کی اور طلاق دو اس کو
باپ کی فرنبرداری کرو اور اس کو طلاق دے دو۔(الصحیحة:919)
والدین کی رضامندی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے معیار
(2455). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”رِضَى الرَّبِّ
2455۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نبی ﷺ نے فرمایا: رضامندی رب کی
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے
فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ“.
رضامندی میں والد کی اور ناراضگی رب کی ناراضگی میں ہے والد کی۔
اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں“۔(الصحیحة:516)
(2456). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ”ثَلَاثَةٌ
2456۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: تین آدمی ہیں
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تین آدمیوں کی طرف
لَايَنْظُرُ اللهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ،
نہ دیکھے گا اللہ تعالیٰ طرف ان کے دن قیامت کے: نافرمان اپنے والدین کا اور عادی شراب کا
نظر (رحمت) سے نہیں دیکھے گا: (1) والدین کا نافرمان (2) شراب کا عادی اور

وَالْمَنَّانُ	عَطَاءَ هُ،	وَثَلَاثَةٌ	لَايَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ:
اوراحسان جتلانے والا	اپنے دیئے پر	اورتین آدمی ہیں	نہیں داخل ہوں گے	جنت میں:

(3)اپنے دیے پراحسان جتلانے والا۔جبکہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے:(1)والدین کا نافرمان

الْعَاقُّ	لِوَالِدَيْهِ،	وَالدَّيُّوْثُ،	والرَّجِلَةُ".
نافرمان	والدین کا	اوردیوث	اورمردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت

(2)دیوث اور(3)مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت"۔(الصحيحة:3099)

برائی کا اثر زائل کرنا

(2457۔) عَنْ	عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو:	أَنَّ	مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ	أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ:
2457۔(روایت ہے)	عبداللہ بن عمروؓ سے	یقیناً	معاذ بن جبلؓ نے	ارادہ کیا سفر کا تو کہا:

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے سفر کا ارادہ کیا اور کہا:

يَارَسُوْلَ الله ﷺ	أَوْصِنِي،	قَالَ:	"أَعْبُدُ اللهَ	وَلَا تُشْرِكْ
اے اللہ کے رسول ﷺ	وصیت کیجیے مجھے	فرمایا:	عبادت کرو اللہ کی	اور نہ تم شریک ٹھراؤ

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمادیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرا،

بِهِ	شَيْئًا"	قَالَ:	يَانَبِيَّ الله!	زِدْنِي.
اُسکے ساتھ	کسی چیز کو	انہوں نے کہا:	اے نبی اللہ کے	زیادہ کریں میرے لیے

قَالَ: " اِذَا	فرمایا: جب

انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ مزید وصیت فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تو برائی کرے تو نیکی کر"

أَسَأتَ	فَأَحْسِنْ“	قَالَ:	يَانَبِيّ اللهِ!	زِدْنِي ،	قَالَ:
تو برائی کرے	تو نیکی کرو	انہوں نے کہا	اے نبی اللہ کے	اضافہ کریں میرے لیے	فرمایا:

انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ اور کوئی وصیت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ثابت قدم رہ

”اِسْتَقِمْ،	وَلْتُحْسِنْ	خُلُقَکَ“.	
ثابت قدم رہو	اور چاہیے کہ اچھا کرو	اپنا اخلاق۔	

اور اپنے اخلاق کو اچھا کر“۔ (الصحيحة:1228)

سلام عام کرنا، کھانا کھلانا، اور اللہ تعالیٰ سے شرمانا

(2458). عَنْ	مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ:	أَنَّ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ	بَعَثَهُ	اِلٰى
2458۔ (روایت ہے)	معاذ بن جبلؓ سے	یقیناً	رسول اللہ ﷺ نے	بھیجا ان کو	طرف

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا

قَوْمٍ،	فَقَالَ :	يَارَسُولَ اللهِ!	ﷺ	أَوْصِنِيْ؟	قَالَ: أَفْشِ
قوم کے	تو انہوں نے کہا	اے اللہ کے رسول!	ﷺ	مجھے وصیت کریں	فرمایا: عام کرو

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو،

السَّلَامَ	وَابْذُلِ الطَّعَامَ،	وَاسْتَحْيِ	مِنَ اللهِ	اسْتِحْيَاءَ کَ	رَجُلًا
سلام	اور کھلاؤ کھانا	اور حیا کرو	اللہ تعالیٰ سے	جیسے حیا کرتے ہو تم	کسی آدمی سے

کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ سے اتنا حیا کرو جتنا کہ تم اپنے گھر کے فرد سے کرتے ہو۔